احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

☎ 213029

CPL 61

ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

جمعہ 12- نومبر 1999ء - شعبان 1420 ہجری- 12- نبوت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر257

حصول یقین کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے-

اے اللہ ہمیں اپنی وہ خشیت عطا فرما جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے- اور ہمیں ایسی اطاعت کی توفیق بخش جس کے ساتھ تو ہمیں اپنی جنت تک پہنچادے- اور ایسا یقین نصیب کر جو ہم پر دنیا کے مصائب آسان کر دے-

(جامع ترمذی - کتاب الدعوات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

گناہوں سے بچنے کا صرف ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ اس بات پر کامل یقین انسان کو ہو جاوے کہ خدا ہے اور وہ جزا سزا دیتا ہے۔ جب تک اس اصول پر یقین کامل نہ ہو گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں ہو سکتی۔ دراصل خدا ہے اور ہونا چاہئے۔ یہ دو لفظ ہیں۔ جن میں بہت بڑے غور اور فکر کی ضرورت ہے۔

پہلی بات کہ خدا ہے۔ یہ علم الیقین بلکہ حق الیقین کی تہ سے نکلتی ہے اور دوسری بات قیاسی اور ظنی ہے۔ مثلاً ایک شخص جو فلاسفر اور حکیم ہو وہ صرف نظام شمسی اور دیگر اجرام اور مصنوعات پر نظر کرکے صرف اتنا ہی کہہ دے کہ اس ترتیب محکم اور ابلغ نظام کو دیکھ کر میں کہتا ہوں کہ ایک مدبّر اور حکیم و علیم صانع کی ضرورت ہے، تو اس سے یقین کے اس درجہ پر ہرگز نہیں پہنچ سکتا جو ایک شخص خود اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہو کر اور اس کی تائیدات کے چمکتے ہوئے نشان اپنے ساتھ رکھ کر کہتا ہے کہ واقعی ایک قادر مطلق خدا ہے۔ وہ معرفت اور بصیرت کی آنکھ سے اسے دیکھتا ہے، ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایک حکیم یا فلاسفر جو صرف قیاسی طور پر خدا کے وجود کا قائل ہے۔ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی کے کمال کو حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ ظاہر بات ہے کہ نری ضرورت کا علم کبھی بھی اپنے اندر وہ قوت اور طاقت نہیں رکھتا جو الٰہی رعب پیدا کرکے اسے گناہ کی طرف دوڑنے سے بچالے اور اس تاریکی سے نجات دے جو گناہ سے پیدا ہوتی ہے، مگر جو براہ راست خدا کا جلال آسمان سے مشاہدہ کرتا ہے وہ نیک کاموں اور وفاداری اور اخلاص کے لئے اس جلال کے ساتھ ہی ایک قوت اور روشنی پاتا ہے جو اس کو بدیوں سے بچالیتی اور تاریکی سے نجات دیتی ہے۔ اس کی بدی کی قوتیں اور نفسانی جذبات پر خدا کے مکالمات اور پُر رعب مکاشفات سے ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور وہ شیطانی زندگی سے نکل کر ملائکہ کی سی زندگی بسر کرنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ارادے اور اشارے پر چلنے لگتا ہے۔ جیسے ایک شخص آتش سوزندہ کے نیچے بدکاری نہیں کر سکتا۔ اسی طرح جو شخص خدا کی جلالی تجلیات کے نیچے آتا ہے۔ اس کی شیطنت مرجاتی ہے اور اس کے سانپ کا سر کچلا جاتا ہے۔ پس یہی وہ یقین اور معرفت ہوتی ہے۔ جس کو انبیاء علیہم السلام آکر دنیا کو عطا کرتے ہیں۔ جس کے ذریعہ سے وہ گناہ سے نجات پا کر پاک زندگی حاصل کرسکتے ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 9)

مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کا تقرر بطور صدر خدام الاحمدیہ پاکستان

○ مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب کے بطور صدر خدام الاحمدیہ پاکستان 6 سال مکمل ہونے پر 6- نومبر 99ء کو حسب قواعد مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ پاکستان میں نئے صدر کے لئے انتخاب ہوا۔ مجلس شوریٰ کی سفارش پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کی دو سال کے لئے یعنی 2001ء تک صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے طور پر منظوری عطا فرمائی ہے۔ آپ مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب اور محترمہ صاحبزادی امتہ الحکیم بیگم صاحبہ کے صاحبزادے ہیں۔ اس نسبت سے آپ حضرت مصلح موعود کے نواسے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بھانجے ہیں۔ آپ 19- جنوری 1966ء کو نصرت آباد سندھ میں پیدا ہوئے آپ واقف زندگی ہیں۔ جامعہ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے تفسیر القرآن میں تخصص کیا۔ آپ نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بھی ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ربوہ میں وقار عمل اور صفائی کا پروگرام

○ نومبر اور دسمبر سال کے دو ایسے مہینے ہیں جن میں اہالیان ربوہ اپنے اس پیارے شہر کو بذریعہ وقار عمل صاف ستھرا بنانے کے لئے خصوصی مساعی کرتے ہیں۔ گو اہالیان ربوہ سارا سال ہی اپنے پیارے شہر کو صاف ستھرا بنانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں لیکن ان دونوں مہینوں میں وقار عمل کے نہایت خوبصورت مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔ کہیں اجتماعی وقار عمل ہو رہے ہیں کہیں انفرادی وقار عمل ہو رہے ہیں۔ کہیں نالیوں کی مرمت ہو رہی ہے کہیں راستوں پر مٹی ڈالی جا رہی ہے۔ کہیں جھاڑیوں کو تلف کیا جا رہا اور کہیں کوڑے کو سمیٹا جا رہا ہے۔ غرض ہر طرح کی صفائی کا کام خدام، اطفال اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر۔ عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

فرخ سلمانی

دلبر مرا یہی ہے

نمبر 38

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

مکارم اخلاق

حضرت امام مالک ؒ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔

(موطا امام مالک باب فی حسن الخلق)

اخلاق حسنہ کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ جس طرح تو نے میری شکل و صورت اچھی اور خوبصورت بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق و عادات بھی اچھے بنادے۔

(مسند احمد جلد 6 ص 150)

انداز گفتگو

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی کا بیان ہے کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کے انداز کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یوں لگتے جیسے کسی مسلسل اور گہری سوچ میں ہیں اور کسی خیال کی وجہ سے کچھ بے آرامی سی ہے آپؐ اکثر چپ رہتے۔ بلا ضرورت بات نہ کرتے۔ جب بات کرتے تو پوری وضاحت سے کرتے۔ آپ کی گفتگو مختصر لیکن فصیح و بلیغ، پُر حکمت اور جامع مضامین پر مشتمل اور زائد باتوں سے خالی ہوتی۔ لیکن اس میں کوئی کمی یا ابہام نہیں ہوتا تھا۔ نہ کسی کی مذمت و تحقیر کرتے نہ توہین و تنقیص، چھوٹی سے چھوٹی نعمت کو بھی بڑا ظاہر فرماتے۔ شکرگزاری کا رنگ نمایاں تھا۔ کسی چیز کی مذمت نہ کرتے۔ نہ اتنی تعریف جیسے وہ آپؐ کو بے حد پسند ہو۔ مزیدار یا بدمزہ ہونے کے لحاظ سے کھانے پینے کی چیزوں کی تعریف یا مذمت میں زمین و آسمان کے قلابے ملانا آپ کی عادت نہ تھی۔ ہمیشہ میانہ روی شعار تھا۔ کسی دنیوی معاملے کی وجہ سے نہ غصے ہوتے نہ برا مناتے۔ لیکن اگر حق کی بے حرمتی ہوتی یا حق غصب کر لیا جاتا تو پھر آپ کے غصے کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ جب تک اس کی تلافی نہ ہو جاتی آپؐ کو چین نہیں آتا تھا۔ اپنی ذات کے لئے کبھی غصے نہ ہوتے اور نہ اس کے لئے بدلہ لیتے۔ جب اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے کرتے صرف انگلی نہ ہلاتے جب آپ تعجب کا اظہار کرتے تو ہاتھ کو الٹا دیتے۔ جب کسی بات پر خاص طور پر زور دینا ہوتا تو ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے اس طرح ملاتے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو مارتے۔ جب کسی ناپسندیدہ بات کو دیکھتے تو منہ پھیر لیتے۔ اور جب خوش ہوتے تو آنکھ کسی قدر بند کر لیتے۔ آپؐ کی زیادہ سے زیادہ ہنسی کھلے تبسم کی حد تک ہوتی یعنی زور کا قہقہہ نہ لگاتے۔ ہنسی کے وقت آپؐ کے دندان مبارک ایسے نظر آتے تھے جیسے بادل سے گرنے والے سفید سفید اولے ہوتے ہیں۔

(شمائل الترمذی باب کلام رسول اللہ)

تبسم ریز چہرہ

حضرت عبداللہ بن حارث ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکراتے ہوئے کسی اور شخص کو نہیں دیکھا۔ (یعنی ہر وقت آپؐ کے چہرہ مبارک پر تبسم کھلا رہتا)۔

(ترمذی ابواب المناقب باب بشاشتہ النبی)

حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی زور کا قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپؐ کا ہنسنا تبسم کے انداز کا ہوتا تھا۔

(بخاری کتاب الادب باب التبسم)

جود و سخا

حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور جب رمضان میں جبرائیل آپؐ کے پاس قرآن کریم کا دور کرنے آتے تو آپؐ پہلے سے بھی زیادہ سخاوت کا اظہار فرماتے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ بھلائی اور سخاوت میں آپ موسلا دھار بارش اور اس میں چلنے والی تیز ہوا سے بھی تیز رفتار دکھائی دیتے۔

(بخاری باب کیف کان بدء الوحی)

صاحب خلق عظیم

حضرت سعد بن ہشام ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کی کہ اے ام المومنین مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارہ میں کچھ بتائیں۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کیا آپ قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا۔ کیوں نہیں، ضرور پڑھتا ہوں تو حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نبی کے اخلاق قرآن کریم کے عین مطابق تھے۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب جامع صلوٰۃ اللیل)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 12۔ نومبر 1999ء

- 5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 5-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 10
- 6-10 a.m. لقاء مع العرب۔
- 7-15 a.m. اطفال کے ساتھ حضرت صاحب کی ملاقات 10-11-99
- 8-15 a.m. اردو کلاس نمبر 87
- 9-15 a.m. عربی زبان سیکھئے۔
- 9-23 a.m. ہمارے میگزین۔ ریویو آف ریلیجنز۔
- 10-50 a.m. ہومیو پیتھی کلاس۔
- 11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 11-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 10
- 12-15 p.m. کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
- 12-45 p.m. سرائیکی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 28-8-98
- 1-50 p.m. لقاء مع العرب۔
- 2-55 p.m. اردو کلاس۔ نمبر 87
- 3-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
- 4-25 p.m. بنگالی سروس۔
- 5-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
- 5-55 p.m. درود شریف۔
- 6-00 p.m. خطبہ جمعہ۔
- 7-00 p.m. ڈاکومنٹری۔ بحرین۔
- 7-25 p.m. مجلس سوال و جواب۔ 27-10-99
- 8-30 p.m. خطبہ جمعہ۔
- 9-25 p.m. چلڈرنز کارنر۔ کلاس نمبر 7 پیشکش احمدیہ ٹیلی ویژن کینیڈا۔
- 9-55 p.m. جرمن سروس۔
- 11-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
- 11-25 p.m. اردو کلاس۔ سبق نمبر 88

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 13۔ نومبر 1999ء

- 12-35 a.m. لقاء مع العرب۔
- 1-35 a.m. بلجیئن پروگرام۔ چلڈرنز کلاس۔ نمبر 8
- 2-10 a.m. طبی معاملات۔ میزبان۔ ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب۔
- 2-45 a.m. خطبہ جمعہ۔
- 3-55 a.m. مجلس سوال و جواب۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
- 5-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
- 5-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ کلاس نمبر 7۔ پیشکش۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کینیڈا۔
- 6-15 a.m. لقاء مع العرب۔
- 7-15 a.m. ہفتہ واری جائزہ۔
- 7-25 a.m. خطبہ جمعہ۔
- 8-25 a.m. اردو کلاس
- 9-25 a.m. کمپیوٹر سب کے لئے۔
- 9-55 a.m. مجلس سوال و جواب۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔ 27-10-99
- 11-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ جائزہ۔ خبریں۔
- 12-00 p.m. چلڈرنز کارنر۔ نمبر 7۔ پیش کش۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کینیڈا۔
- 12-30 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن ماریشس۔
- 1-15 p.m. طبی معاملات۔ میزبان۔ ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب۔
- 1-45 p.m. لقاء مع العرب۔
- 4-30 p.m. ڈاکومنٹری۔
- 5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔ جائزہ۔
- 5-30 p.m. ڈینش زبان سیکھئے۔
- 6-00 p.m. مجلس عرفان۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
- 7-00 p.m. بنگالی سروس۔
- 9-00 p.m. کوئز۔ خطبات امام۔
- 9-40 p.m. حکایات شیریں۔ کہانی نمبر 4
- 9-55 p.m. جرمن سروس۔
- 11-05 p.m. تلاوت۔ جائزہ۔ درس الحدیث۔
- 11-30 p.m. اردو کلاس۔ سبق نمبر 89۔ 25-8-95

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ

احمدی خواتین کے پاکیزہ نمونے

اللہ تعالیٰ کی بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی رہیں اس پاک وجود پر جس نے اپنے پیارے خدا کے حکم سے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ آپ کے انتشار نور سے جہاں ہزارہا مردوں کا تزکیہء نفس ہوا وہاں پر طبقہء نسواں بھی فیضیاب ہوا۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی زندگی میں عورتوں میں علیحدہ درس القرآن کا سلسلہ شروع فرمایا۔ لیکن جب عدیم الفرصتی کے باعث اس پر عمل ناممکن ہو گیا تو حضرت مولانا حافظ نور الدین صاحب کو ارشاد فرمایا کہ وہ عورتوں میں بھی درس القرآن دیا کریں۔ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد خلافت کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ آپ نے اپنی وفات کے موقع پر وصیت فرمائی کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد درس القرآن کا سلسلہ جاری رکھیں۔ چنانچہ علم و حکمت کا یہ دریا جاری رہا اور قادیان کی مستورات کے دلوں کو منور اور اذہان کو جلاء بخشتا رہا۔

حضرت مصلح موعود نے اپنے دور خلافت میں خواتین کو منظم کر کے ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا منصوبہ بنایا اور 25۔ دسمبر 1922ء کو لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی۔

(تاریخ لجنہ جلد اول ص 65)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک جامع لائحہ عمل احمدی خواتین کے سامنے رکھا جس کا مقصد احمدی مستورات کی علمی استعداد کو بڑھانا۔ خدمت خلق کرنا اور دعوت الی اللہ کرنا تھا۔ ہر شہر اور ہر گاؤں میں احمدی مستورات کو منظم کر کے ان کو خدمت دین کے لئے تیار کرنے کا سلسلہ ابتدائی چودہ ممبرات سے شروع ہوا۔ جو آج تمام دنیا کے ممالک میں ایک عالمگیر فعال تنظیم کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ حضرت مصلح موعود کو الہاماً یہ ارشاد ہوا کہ "اگر تم پچاس فیصد عورتوں کی اصلاح کر لو تو (دین حق) کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔"

(الازہار لذوات الخمار ص 389، 390)

احمدی خواتین کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مسلسل راہنمائی اور سرپرستی حاصل رہی اس طرح پر لجنہ اماء اللہ کی تنظیم مضبوط بنیادوں پر قائم ہو گئی۔

خلافت ثالثہ میں بھی لجنہ اماء اللہ خصوصی توجہ اور شفقت کی حامل رہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بھی مستورات کی ہر قدم پر حوصلہ افزائی فرمائی اور ہر موقع پر نہایت مفید ہدایات سے نوازتے رہے لہٰذا لجنہ اماء اللہ کا کارواں ترقی کی منازل کی طرف گامزن رہا۔ اور اس دور میں تو رفتار اور بھی زیادہ تیز اور ہمہ گیر ہو گئی ہے۔

تعلق باللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 ستمبر 1992ء کو اپنے خطاب بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی فرمایا:۔

"احمدی خواتین میں بڑی بڑی اولیاء اللہ پیدا ہوئی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ الہامات سے نوازتا رہا ہے۔ کشوف عطاء فرماتا رہا ہے۔ سچے رؤیا دکھاتا ہے مصیبت کے وقت ان کی دعائیں قبول ہوتی رہی ہیں اور قبولیت سے متعلق پہلے سے اطلاع دی کہ یہ واقعہ اس طرح ہو گا اور اسی طرح ہوا۔ یہ وہ آخری منزل ہے جس کی طرف ہر احمدی خاتون کو لے کر ہم نے آگے بڑھنا ہے..... میں وہ واقعات آپ کے سامنے رکھوں گا تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ (دین حق) کا خدا صرف مردوں کا خدا نہیں ہے وہ عورتوں کا بھی خدا ہے اور جن عورتوں نے اللہ سے سچی محبت کی ہے اس کے جواب میں وہ ان پر ظاہر ہوتا رہا ہے۔"

تعلق باللہ کے خوبصورت مضمون کو حضور نے 31 جولائی 1993ء کو بر موقع جلسہ سالانہ اسلام آباد (ٹلفورڈ) مستورات سے خطاب کے دوران آگے بڑھایا۔ آپ نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اپنے بندوں پر فرشتوں کا نزول کریں گے اور ابتلاؤں کے زمانے میں استقامت اختیار کرنے کے نتیجے میں یہ پھل زیادہ عطا کیا جائے گا۔ نزول ملائکہ کی علامات کثرت سے جماعت احمدیہ میں پائی جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود (-) اور (رفقاء) کے واقعات کثرت سے جماعت کے لٹریچر میں موجود ہیں۔ یہ واقعات محض ماضی کا اور تاریخ کا حصہ نہیں بلکہ آج بھی یہ سلسلہ جاری و ساری ہے......

اس کے بعد حضور انور نے مختلف روشن مثالیں بیان فرمائیں۔ مثلاً حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ اہلیہ صاحبہ قاضی عبد الرحیم بھٹی صاحب زرینہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد افضل صاحب اوچ شریف۔ مکرم صوبیدار بدر عالم اعوان کی بیٹی، مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ، امتہ النصیر صاحبہ کراچی، امتہ الرشید صاحبہ دار البرکات، اہلیہ صاحبہ حضرت ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب، شیخ عبد الرحمان صاحب قانون گو کی اہلیہ محترمہ، لبنیٰ صاحبہ اہلیہ سید قمر سلیمان صاحب، مکرمہ امتہ الحفیظ کابل والی، اپنی صاحبزادی فائزہ صاحبہ اور اہلیہ صاحبہ مکرم شکیل احمد صاحب کے خواب سنائے نیز محترمہ سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کا ایک خواب بھی سنایا جو من و عن پورے ہوئے۔..... خطاب کے آخر میں حضور ایدہ اللہ الودود نے فرمایا کہ اصل زندگی وہ ہے جس میں خدا کی طرف سے ہم کلام ہونے والے فرشتے نازل ہوں اور وہ کہیں کہ کوئی غم اور فکر نہ کرو...... نسلاً بعدِ نسلٍ تعلق باللہ کی حفاظت کریں۔ یہ مذہب کی جان ہے۔ یہ نصیب ہو گیا تو سب کچھ حاصل ہو جائے گا۔"

(مصباح ستمبر 1993ء ص 4 تا 9)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں یہ بات سمجھنی مشکل نہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدی خواتین کو روحانیت، تعلق باللہ اور تقویٰ کے بلند ترین مقام پر فائز دیکھنے کی تمنا رکھتے ہیں۔ حضور انور کا بلند و بالا نقطہ نگاہ اس سے کم درجہ پر تسکین نہیں پا سکتا۔ اللہ کرے حضور اقدس کی توقعات پر نہ صرف یہ نسلیں بلکہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی پورا اتریں۔ آمین

صبر و رضا

تاریخ احمدیت میں ایسی بے شمار قابل صد رشک مثالیں موجود ہیں جن کا تعلق صنف نازک کے صبر و رضا سے ہے۔ اولین اور ممتاز ترین مثال حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ حرم حضرت مسیح موعود کی ہے جنہوں نے اپنے مقدس اور محترم شوہر کی زندگی میں آپ کا بھرپور ساتھ دیا اور وفات کے موقع پر جس توکل اور رضا کا مظاہرہ کیا اس سے کون واقف نہیں۔

پھر مکرمہ و محترمہ شاہ جہاں بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف کا نمونہ ہے جنہوں نے اپنے شوہر نامدار کی دردناک قربانی کے بعد قید و بند کی صعوبتیں اٹھائیں اور در در کی ٹھوکریں کھائیں، مالی پریشانیوں کا شکار ہوئیں لیکن پائے ثبات میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی۔

پھر والدہ صاحبہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی روشن مثال ہے جنہوں نے اپنے بچوں کی یکے بعد دیگرے اموات پر اللہ تعالیٰ کا دامن نہ چھوڑا اور ہر قسم کے مشرکانہ خیالات سے دور رہیں۔

اسی طرح حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ صبر و رضا اور توکل علی اللہ کے اعلیٰ مقام پر فائز رہیں کسی انسان سے طلب کرنا تو درکنار اپنی ضروریات کو ہمیشہ چھپا کر رکھا..... آپ کی صاحبزادی فوزیہ شمیم بیگم نے لکھا ہے۔ "ایک دفعہ بعض حالات کی وجہ سے بہت پریشان تھیں ان کے بڑے بھائی حضرت فضل عمر انہیں الگ لے گئے اور کہا حفیظ مجھے بتاؤ تمہیں کیا تکلیف ہے امی یہ سن کر رو پڑیں لیکن بولی کچھ نہیں۔

(مصباح جنوری فروری 1988ء ص 64)

مالی قربانیاں

احمدیت کی مالی قربانیوں کی داستان بھی قریباً 110 سال کے طویل عرصہ پر محیط ہے مرد اور خواتین رفقاء حضرت مسیح موعود نے بلاشبہ اوّلین کے زمانہ میں کی گئی مالی قربانیوں کی یاد تازہ کر دی ہے اور احمدی مردوں کے دوش بدوش خواتین جماعت احمدیہ نے بھی قابل رشک قربانیوں کا مظاہرہ کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود سے لے کر اب تک لازمی چندہ کے علاوہ درجنوں طوعی چندہ کی تحریکیں ہو چکی ہیں جس میں جماعت احمدیہ کے مرد و زن خوشی سے اور اسی جوش و خروش سے شامل ہوتے چلے جا رہے جو زندہ قوموں کا طرۂ امتیاز ہے۔ مالی قربانی کا یہ شاندار مظاہرہ آج روئے زمین پر کوئی جماعت سوائے جماعت احمدیہ کے پیش نہیں کر سکتی۔ آیئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبانی یہ حسین تذکرہ سنتے ہیں۔

12 ستمبر 1992ء کو جرمنی کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"احمدی خواتین کی مالی قربانیوں کا ایک سمندر ہے جسے کوزے میں سمونا بہت ہی مشکل بلکہ ناممکن کام ہے..... حضرت اماں جان سے بات شروع کرتا ہوں۔ حضرت اماں جان (سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ) نے ہر قسم کے چندوں میں جماعت احمدیہ کی خواتین کے لئے ایسے پاک اور دائمی نمونے چھوڑے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے دوڑ میں کوئی تیز رفتار مضبوط جوان آگے بڑھ کر رفتار کے معیار قائم کرتا ہے......

وقف زندگی

دین کے لئے وقف کی تحریک اور اس کی اہمیت کی طرف اشارہ کر کے حضرت مسیح موعود نے وقتاً فوقتاً اپنی خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ آپ کے جلیل القدر رفقاء نے عملاً اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کر رکھی تھیں تاہم اسے تحریک کی صورت میں وقف زندگی کے طور پر خلافت اولیٰ میں دیکھا جا سکتا ہے۔ خلافت ثانیہ میں وقف زندگی کے ماتحت وسیع پیمانے اور مضبوط بنیاد پر اس کام کو آگے بڑھایا گیا۔ حضرت مصلح موعود نے 28 دسمبر 1960ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا:۔

"پس سلسلہ کی ضروریات اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور اپنے حوصلوں کو بلند کرو..... ہمیں اب سلسلہ کی ضروریات کے لئے بہت سے نئے آدمیوں کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہے۔"

(الفضل 6 جنوری 1961ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اس آواز پر نیک اور متقی ماؤں کے جگر گوشوں نے بڑے شوق اور خلوص کے ساتھ لبیک کہا اور دین حق کے جھنڈے کو سربلند کئے ہوئے دنیا کے تمام ممالک میں پھیل گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف زندگی کے تعلق میں خواتین کو کس نظر سے دیکھا ہے آیئے ملاحظہ کریں۔

"بہت سی ایسی خواتین ہیں جن کی خاموش قربانیاں گویا تاریخ میں دفن ہو گئیں لیکن وہ زندہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاوید ہیں ان کی ایک ایک دن کی دردناک داستان اس قابل ہے کہ اسے ہمیشہ زندہ رکھا جائے اور ہمیشہ آنے والی نسلوں کو سنایا جائے کیونکہ کوئی قوم دنیا میں عظیم قربانیاں پیش نہیں کر سکتی جب تک اس قوم کی خواتین اپنے مردوں کے ساتھ نہ ہوں...... گزشتہ ایک سو سال میں جماعت احمدیہ کی خواتین نے کس عظمت، کس ثبات قدم کس شان کس خاموشی اور انکساری کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے قربانیاں پیش کی ہیں ان کا ذکر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بہت لمبی داستان ہے اور آج میں نے بہت ہی محنت کے بعد کچھ چیزیں چن کر الگ کی ہیں تاکہ یہ نمونے آپ کے سامنے رکھ سکوں اور آپ کی وساطت سے ساری دنیا کے مردوں کو بھی پتہ چلے کہ احمدی خواتین ہیں کیا اور کتنی عظیم قربانی کرنے والی عورت آج اس زمانے میں پیدا ہوئی ہے"..... اس تمہید کے بعد آپ نے حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم سے لے کر اب تک واقفین کی بیویوں اور ماؤں کی عظیم قربانیوں کا تذکرہ بڑے شاندار انداز میں فرمایا۔ "اکثر خواتین کے حالات سے تو دنیا بے خبر ہوتی ہے ان کو کیا پتہ کہ گھر میں کس طرح گذارہ کیا۔ کس مصیبت سے وقت کاٹا۔ کس طرح اپنے بچوں کی بھوک، تکلیفوں اور بیماریوں کو برداشت کیا۔ یہ ساری وہ داستانیں ہیں جو نہ دیکھی جا سکتی ہیں نہ لکھنے والوں کو میسر آتی ہیں۔

دعوت الی اللہ

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود نے شب و روز دین حق کی سچائی اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کی فکر میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو وقف رکھا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج"

خلافت اولیٰ میں ہی باقاعدہ دوسرے ممالک کو خادمان دین بھجوانے کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ خلافت ثانیہ میں بھی داعیین الی اللہ تیار کرنے اور دنیا کے تمام اہم ممالک میں مشن کھولنے کی طرف بھرپور توجہ دی گئی کیونکہ حضرت مصلح موعود کو دعوت الی اللہ کی لگن تھی۔ تڑپ تھی۔

خلافت ثالثہ میں یہ کام بفضلہ تعالیٰ نمایاں طور پر وسعت پذیر ہوا۔ لیکن خلافت رابعہ کو اگر ہم خالصتاً دعوت الی اللہ کا دور کہیں تو بجا ہے، کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ الودود نے ہر مرد و زن کو دعوت الی اللہ کی طرف بلایا اور بار بار بلایا۔ باقاعدہ منصوبہ بندی اور ٹارگٹ کے ذریعے اس کام کو مضبوط بنیادوں پر قائم کیا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میری تو دن رات کی یہ تمنا ہے۔ دن رات دل میں ایک آگ لگی ہوئی ہے۔ میں کیسے بھول سکتا ہوں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے یاد کرواتا رہے گا اور میں یاد رکھوں گا اور آپ کو بھی یاد کرواتا رہوں گا لیکن اگر آپ نے غفلت کی وجہ سے اسے بھلا دیا تو یاد رکھیں کہ آپ خدا کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ اس لئے نہ خود بھولیں اور نہ دوسروں کو بھولنے دیں آج جماعت کی سب سے بڑی اور سب سے اہم ذمہ داری خدا کا پیغام دوسروں تک پہنچانا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28۔ اگست 1987ء)

ہر موقع پر آپ نے ہر مرد و زن، چھوٹے اور بڑے کو دعوت الی اللہ کی پر زور تحریک کی اور آپ کے ہر خطاب کا مرکزی نقطہ دعوت الی اللہ ہوتا ہے آپ نے 19 جولائی 1985ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ "دعوت الی اللہ کوئی طوعی چندہ نہیں ہے کوئی نفل نہیں ہے کہ نہ بھی ادا کریں گے تو آپ کی روحانی شخصیت مکمل ہو جائے گی۔ یہ ایک فریضہ ہے اور ایسی شدت کے ساتھ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اگر تبلیغ نہ کی تو تو نے رسالت کو ہی ضائع کر دیا آپ کی امت بھی جواب دہ ہے اور ہم میں سے ہر ایک جواب دہ ہے۔"

آج اللہ کے فضل سے لجنہ بھی اس تحریک میں پوری طرح شامل ہے اور نئے نئے سنگ میل نصب کر رہی ہے۔

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ قریشی اخلاق احمد صاحب

مجلس انصاراللہ سوئٹزرلینڈ

کا آٹھواں سالانہ اجتماع 1999ء

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے سوئٹزرلینڈ کا آٹھواں کامیاب سالانہ اجتماع انصاراللہ 11، 12 ستمبر بروز ہفتہ اور اتوار بیت محمود زیورک میں منعقد ہوا۔

آج سے آٹھ سال پہلے 1992ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم بشیر احمد صاحب طاہر کو صدر انصاراللہ مقرر فرمایا اور اسی سال ماہ ستمبر 1992ء میں حضور ایدہ اللہ سوئٹزرلینڈ تشریف لائے تو صدر مجلس نے پہلا اجتماع حضور کی موجودگی میں کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ باوجود انصاراللہ کی قلیل تعداد (کل تعداد 15۔ اور حاضر افراد 12) سیدنا حضور ایدہ اللہ نے پہلے سالانہ اجتماع انصاراللہ سوئٹزرلینڈ کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد ہر سال یہ اجتماع اللہ کے فضل و کرم سے باقاعدگی سے منعقد ہو رہا ہے۔

اس وقت ملک میں دور دور پھیلے ہوئے انصار کی کل تعداد صرف 45 ہے جبکہ 11۔ ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز عصر افتتاح کے موقع پر حاضری 20 تھی۔

تلاوت قرآن کریم و عہد اور نظم کے بعد صدر مجلس نے مختصر خطاب فرمایا اور پھر درس قرآن مجید دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے سورۃ البقرہ کے ایک تفسیری نوٹ کو پڑھا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اعتراضات اور نکتہ چینی کرنے کی عادت سے منع فرمایا ہے۔ اور نصیحت فرمائی ہے کہ قرآن مجید پڑھتے وقت اوامر و نواہی نوٹ کرتے رہنا چاہئے۔ نیز قرآن مجید کی تلاوت کی عادت ڈالنی چاہئے۔

درس قرآن مجید کے بعد مکرم غلام مصطفیٰ جنجوعہ صاحب نے درس حدیث دیا۔ پھر خاکسار نے درس ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود دیا اس کے ساتھ ساتھ جرمن ترجمہ بھی کیا جاتا رہا۔

سوا سات بجے شام وقفہ برائے چائے کیا گیا۔ پر تکلف چائے کے بعد بیت الذکر کے بیرونی حصہ کے باغیچہ میں وقار عمل ہوا جس کے انچارج مکرم فدا حسین صاحب وڑائچ تھے۔ بوسیدہ پتے، گھاس پھوس نکالا گیا۔ پودہ جات کی کاٹ چھانٹ کی گئی اور نئے خوبصورت پھولدار پودے لگائے گئے۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد رات نو بجے ایک رنگا رنگ بزم ادب و بزم سخن کا بندوبست بیت الذکر کے بڑے ڈرائنگ روم میں کیا گیا۔ جہاں ادبی ذوق و شوق رکھنے والے احباب نے اپنے اپنے خوبصورت اشعار خوبصورت انداز میں پیش کئے۔ نیز منتخب شعراء کے منتخب اشعار بھی سنائے گئے۔

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جس کی امامت مکرم صدر مجلس نے کی۔ نماز فجر مکرم ڈاکٹر شمیم قاضی صاحب نے پڑھائی اور درس قرآن مجید دیا۔

صبح ناشتہ کے بعد دوسری نشست ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد سیرت آنحضرت ﷺ (تعلق باللہ) پر ایک سوئس احمدی دوست نے تقریر کی جو جرمن زبان میں تھی اور اس کا ترجمہ مکرم بشیر احمد طاہر صاحب نے اردو میں کیا۔

ساڑھے دس بجے مختلف علمی مقابلہ جات ہوئے جس کے منتظم ڈاکٹر شمیم قاضی صاحب اور مرزا خلیل احمد صاحب تھے۔ مقابلہ حفظ قرآن اور حدیث کے علاوہ فی البدیہہ تقاریر بھی ہوئیں۔ پیغام رسانی اور مشاہدہ معائنہ کے بھی مقابلہ جات ہوئے۔ ایک بجے دوپہر بعد نماز ظہر و عصر احباب مختلف گاڑیوں میں بیٹھ کر پکنک کے لئے ایک نہایت خوبصورت سرسبز و شاداب وسیع گراؤنڈ میں پہنچے جہاں دوپہر کے کھانے کے بعد متفرق کھیلوں کے پروگرام ترتیب دئے گئے تھے جس میں سب سے زیادہ دلچسپی کا باعث رسہ کشی کا مقابلہ تھا اس کے لئے سات سات افراد کی دو ٹولیاں بنائی گئی تھیں......اور ان میں ساٹھ، ستر سال کے جوان انصار بھی شامل تھے وہاں پکنک پر آئے ہوئے مختلف سوئس افراد اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے جوق در جوق جمع ہو گئے اور رہویدا آنکھوں، انگشت بہ دندان حیرت و دلچسپی سے یہ مقابلہ ٹکر ٹکر دیکھنے لگے۔

اس کے علاوہ آہستہ سائیکل چلانے اور کلائی پکڑنے کے مقابلہ جات بھی لوگوں کی خاص توجہ کا حامل رہے۔ تمام انصار جوان ہمتی، جوان دل اور جوان امنگوں کی تصویر بنے ہنستے کھیلتے تمام مقابلوں میں ذوق و شوق سے حصہ لے رہے تھے۔

شام ساڑھے چار بجے ڈھلتے سورج کی سنہری چمکیلی زرد کرنوں نے اس سرسبز و شاداب گراؤنڈ میں اک سحر انگیزی پیدا کر دی تھی۔ گراؤنڈ ہی میں ایک میز لگا کر سادہ سی تقریب انعامات ہوئی۔ نئے شامل ہونے والے انصار بھائیوں کو "اھلا" و "سھلا" و مرحبا کہا گیا اور انہیں تحائف پیش کئے گئے۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول اور دوم آنے والے احباب میں انعامات تقسیم کئے اور آخر میں صدر مجلس مکرم بشیر احمد طاہر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں احباب کو ہمیشہ خلافت و نظام جماعت سے وابستہ و پیوستہ رہنے کی تاکید کی اور حضور انور کی صحت و سلامتی اور عظیم کاموں کی تکمیل کے لئے دعا کی درخواست کی۔

آنسو بھری الوداعی دعا کے بعد انصار ایک دوسرے سے بخیر و عافیت رخصت ہوئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 22۔ اکتوبر 99ء)

اپنا ذاتی تجربہ اور وصیت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

میں خود جو اس کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے، بلکہ تکلیف اور دکھ ہو گا۔ تب بھی میں (دین حق) کی خدمت سے رک نہیں سکتا، اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچاؤں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے، تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں......

تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو، تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔

انسان اگر اللہ تعالیٰ کے لئے زندگی وقف نہیں کرتا۔ تو وہ یاد رکھے کہ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 270)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد شکراللہ صاحب

موسم کا مطالعہ

"آئندہ چوبیس گھنٹوں میں بادل چھائے رہیں گے۔ کہیں کہیں گرج اور چمک کے ساتھ چھینٹے پڑنے کا بھی امکان ہے۔"

موسم کے بارے میں اس قسم کی پیشگوئیاں آپ روز ہی ریڈیو' ٹیلی ویژن پر سنتے اور اخبارات میں پڑھتے ہیں۔ موسم کا چونکہ ہماری زندگی اور کاروبار سے گہرا تعلق ہے اس لئے ہر روز باقاعدگی سے اس قسم کی معلومات ہمیں پہنچائی جاتی ہیں۔ دنیا کے قریباً ہر ملک میں ایک محکمہ ہوتا ہے جسے "محکمہ موسمیات" کہتے ہیں۔ اس محکمے کے سپرد یہ کام ہوتا ہے کہ موسم کے بارے میں ہر قسم کی معلومات اکٹھی کرکے اور اس کا تجزیہ کرکے نتائج کو عوام اور حکومت کے اداروں تک پہنچاتا رہے جنہیں موسمی تبدیلیوں کے بارے میں معلومات کی ضرورت رہتی ہے۔

ہماری زمین کے گرد دو سو میل اوپر تک ہوا کا ایک کرہ ہے جسے ہم فضا (Atmosphere) کہتے ہیں۔ یہ فضائی کرہ کئی قسم کی گیسوں مثلاً آکسیجن' نائٹروجن' ہائیڈروجن اور کاربن ڈائی اوکسائیڈ وغیرہ کے علاوہ خاکی ذرات کا مجموعہ ہے اس فضائی کرے میں ہونے والی تبدیلیاں ہی دراصل موسم پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

فضائی کرہ

موسمیات کے ماہرین نے فضائی کرے کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے ان میں سب سے نچلا حصہ زمین کی سطح سے شروع ہو کر تقریباً دس میل اوپر تک ہے اسے کرہ اول یعنی ٹروپوسفیئر (Troposphere) کہتے ہیں۔ کرہ اول سے اوپر کرہ قائمہ یعنی سٹریٹوسفیئر (Stratosphere) ہوتا ہے جس کی گہرائی پندرہ میل تک ہے اور آخر میں آئنی کرہ یعنی آئنوسفیئر (Ionosphere) آتا ہے جو فضا کی آخری حد تک پھیلا ہوا ہے۔ فضائی کرے میں ہونے والی تبدیلیوں کا باعث ہوا کی مختلف قسم کی حرکات ہوتی ہیں۔ اور ہوا کی ان حرکات کا سب سے بڑا باعث درجۂ حرارت کی تبدیلیاں ہیں جو سورج کی گرمی سے زمین کی سطح پر واقع ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن سورج کی حرارت کے علاوہ بھی کچھ وجوہات ہیں جو ہوا کی حرکات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ مثلاً جنگل' پہاڑ' سمندر' دریا اور میدان وغیرہ۔ خود زمین کی گردش کا ہوا کی حرکات کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

ہوا کی حرکت

یہ تو آپ نے جان لیا کہ موسمی تبدیلیوں کا زیادہ تر انحصار ہوا کی حرکت پر ہے۔ لیکن ہوا کس طرح حرکت کرتی ہے؟ یہ جاننا بڑا ضروری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہوا ہر وقت حرکت کرتی رہتی ہے' کبھی ساکن نہیں ہوتی۔ درختوں کی چوٹیوں' پتوں اور ٹہنیوں کے ہلنے اور لہرانے کی وجہ کیا ہے؟ ہوا کی حرکت۔ بلکہ ہوا تو اس وقت بھی حرکت کر رہی ہوتی ہے جب درختوں کی ٹہنیاں تک ساکت نظر آتی ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اس وقت ہوا کی رفتار بہت سست ہوتی ہے سورج کی حرارت جو مسلسل ہم تک پہنچتی رہتی ہے زمین کی سطح پر اور ہوا کے اندر پائے جانے والے ان گنت چھوٹے چھوٹے خاکی ذرات کو گرم کر دیتی ہے۔ ان کے گرم ہونے سے ہوا بھی گرم ہو جاتی ہے۔ اصول ہے کہ گرم ہو کر ہوا پھیلتی ہے اور ہلکی ہو کر اوپر کو اٹھتی ہے۔ چنانچہ کسی ملک یا زمین کے کسی حصے پر جب ہوا گرم ہو کر اوپر اٹھتی ہے تو اس طرح خالی ہونے والی جگہ کو پر کرنے کے لئے سرد ہوا آگے بڑھتی ہے۔ اسی سے ہوا میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ زمین پر یہ چکر چلتا ہی رہتا ہے۔ کہیں گرمی ہے' کہیں سردی۔ کسی طرف سے ہوا آرہی ہے' کسی طرح کو جا رہی ہے۔

ایک اور بات یاد رکھنے والی ہے کہ کسی جگہ جتنی زیادہ گرمی پڑے گی وہاں کی ہوا اتنی ہی زیادہ گرم ہو کر اتنی ہی تیزی سے اوپر اٹھے گی اور اتنی ہی تیزی سے دوسرے علاقوں سے نسبتاً سرد ہوا اس کی جگہ لینے کے لئے آگے بڑھے گی۔ ہوا کی یہ رفتار بعض اوقات اتنی تیز ہوتی ہے کہ آندھی اور طوفان کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ گرم علاقوں میں چلنے والی لو اسی طرح پیدا ہوتی ہے۔

سمندر کے آس پاس رہنے والوں نے اکثر دیکھا ہوگا کہ دن کے وقت سمندر سے خشکی کی طرف اور رات کو خشکی سے سمندر کی طرف ہوا چلتی رہتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دن کے وقت سمندر کی نسبت زمین کی سطح جلدی گرم ہو جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں یہاں کی ہوا بھی جلدی گرم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ سمندر کی طرف سے سرد ہوا گرم ہوا کی جگہ لینے کے لئے چلنی شروع ہو جاتی ہے۔ رات کو سمندر کی نسبت زمین کی سطح جلد ٹھنڈی ہو جاتی ہے اس لئے زمینی ہوا بھی سرد ہو جاتی ہے۔ پانی کو زمین کی نسبت ٹھنڈا ہونے میں دیر لگتی ہے اس لئے سمندری ہوا بھی دیر تک گرم رہتی ہے۔ چنانچہ رات کو خشکی کی طرف سے سرد ہوا سمندر کی طرف چلنے لگتی ہے۔

ہوا کا دباؤ

ہوا اگرچہ ہمیں نظر تو نہیں آتی لیکن ہوا میں مادے کی تمام خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ مثلاً ہوا وزن رکھتی ہے' یہ گرمی سے پھیلتی اور سردی سے سکڑتی ہے اور دباؤ بھی ڈالتی ہے۔ گرم ہوا کا دباؤ اپنے پھیلاؤ کی وجہ سے کم اور سرد ہوا کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے۔

ہوا کی حرکت کا دباؤ کے اعتبار سے بھی جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ جہاں سورج کی حدت کی وجہ سے ہوا گرم ہو جاتی ہے وہاں ہوا کا دباؤ بھی کم ہو جاتا ہے۔ اور جہاں سردی ہوتی ہے وہاں ہوا کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ہوا ہمیشہ زیادہ دباؤ والے علاقوں سے کم دباؤ والے علاقوں کی طرف حرکت کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر ہم صرف ہوا کا دباؤ معلوم کرلیں تو ہمیں موسم کے بارے میں کئی تبدیلیوں کا پہلے سے پتا چل سکتا ہے موسمیات کے ماہروں نے ہوا کا دباؤ معلوم کرنے کے لئے ایک آلہ بنا رکھا ہے جسے بیرومیٹر (Barometer) کہتے ہیں۔

بیرو گراف

موسمیات کے ماہروں نے ہوا کے دباؤ کا باقاعدہ حساب رکھنے کے لئے ایک اور قسم کا بیرومیٹر بھی بنا رکھا ہے۔ اسے بیرو گراف (Barograph) کہتے ہیں۔ بیروگراف کاغذ پر ہوا کی کمی بیشی کا خودبخود اندراج کرتا رہتا ہے۔ اس کی مدد سے دن کے چوبیس گھنٹوں میں سے کسی وقت کا بھی ہوا کا دباؤ کاغذ کو دیکھ کر معلوم کیا جاسکتا ہے۔

ہوا کا رخ

موسم کی تبدیلیوں پر ہوا کے دباؤ کے علاوہ ہوا کے رخ کا بھی بڑا زبردست اثر ہوتا ہے۔ کیونکہ مختلف سمتوں سے آنے والی ہوائیں کسی مقام کے موسم پر مختلف قسم کے اثرات پیدا کرتی ہیں۔ مثلاً گرم ہوائیں گرمی' سرد ہوائیں سردی اور بارش برسانے والی (مون سون) ہوائیں اپنے ساتھ نمی لاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے موسم کے مطالعہ کے لئے ہوا کے رخ کا جاننا بھی بڑا ضروری ہوتا ہے۔ ہوا کا رخ بتانے والے آلے کو باد نما (Wind Vane) کہتے ہیں۔ باد نما عام طور پر کسی بلند عمارت کی چوٹی پر لگایا جاتا ہے۔

ہوا کی رفتار

ہوا کے رخ کے علاوہ یہ جاننا بھی ضروری ہوتا ہے کہ ہوا کی رفتار کیا ہے۔ اس کے لئے جو آلہ استعمال ہوتا ہے اسے رفتار پیما یا (Anemometer) کہتے ہیں۔ ہوا کی رفتار اگر دس پندرہ میل فی گھنٹہ ہو تو اسے تیز ہوا سمجھا جاتا ہے لیکن بعض اوقات اس کی رفتار طوفانی شکل اختیار کرلیتی ہے' چنانچہ چالیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہوا درختوں کی شاخیں توڑ دیتی ہے اور اس میں چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ پچپن میل سے زیادہ تیز رفتار ہوا سخت طوفانی شمار ہوتی ہے اس میں درخت جڑوں سے اکھڑ جاتے ہیں اور عمارتوں کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔

محکمہ موسمیات والے عام طور پر باد نما اور رفتار پیما کو اپنی عمارت کی چوٹی پر لگا دیتے ہیں ان آلات کا تعلق بجلی کے ایک تار کے ذریعے نیچے دفتر میں خودکار مشینوں سے ہوتا ہے جو ہوا کے رخ اور اس کی رفتار کا اندراج کرتی رہتی ہیں۔

موسمی تھرمامیٹر

یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ سردی اور گرمی کا موسم کے ساتھ کتنا گہرا تعلق ہے اور یہ بھی آپ کو یقیناً پتا ہوگا کہ سردی اور گرمی ناپنے کے لئے جو آلہ استعمال کیا جاتا ہے اسے تھرمامیٹر کہتے ہیں۔ تھرمامیٹر کئی قسم کے ہوتے ہیں بخار کا درجہ حرارت معلوم کرنے والا سادہ سا تھرمامیٹر آپ نے اپنے گھر میں یا ڈاکٹر کے پاس ضرور دیکھا ہوگا۔ موسمیات کے ماہر اس سے قدرے مختلف قسم کے تھرمامیٹر استعمال کرتے ہیں۔

موسم کی تبدیلیوں کا خاص مطالعہ کرنے کے لئے چوبیس گھنٹے کے دوران زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت معلوم کرنا ضروری ہوتا ہے اس مقصد کے لئے دو قسم کے تھرمامیٹر استعمال ہوتے ہیں ان میں سے ایک زیادہ سے زیادہ (Maximum) درجہ حرارت اور دوسرا کم سے کم (Minimum) درجہ حرارت بتاتا ہے۔ اصول ان کا بھی وہی ہے جس پر عام تھرمامیٹر بنایا گیا ہے لیکن پھر بھی تھوڑا سا فرق ہے۔ چوبیس گھنٹوں کے بعد دونوں تھرمامیٹروں کو دیکھ کر بتایا جاسکتا ہے کہ کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت کیا رہا۔

درجہ حرارت ناپنے کے پیمانے کو ڈگری یا درجہ کہتے ہیں درجہ ناپنے کے بھی دو پیمانے ہیں۔ ایک فارن ہائٹ (F) دوسرا سنٹی گریڈ (C) پانی کا درجۂ انجماد 32°F یا 0°C ہوتا ہے۔ (چھوٹا سا دائرہ درجے کی علامت ہے بتیس یا صفر کے اوپر ایک چھوٹا سا دائرہ پڑا ہوا ہوگا تو ہم یوں پڑھیں گے۔ بتیس درجے فارن ہائٹ یا صفر درجہ سنٹی گریڈ)

ہوا میں نمی

برسات کے موسم میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ برتن میں پڑی ہوئی شکر یا نمک وغیرہ گیلا گیلا سا ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ ہوا کی نمی (Humidity) ہوتی ہے۔ ہوا میں ہر وقت پانی کے ذرات کی ایک بڑی مقدار موجود رہتی ہے۔ ہوا کی یہ نمی اس مسلسل عمل تبخیر (Evaporation) کا نتیجہ ہوتی ہے جو سورج کی گرمی کی وجہ سے سمندروں' دریاؤں' جھیلوں اور ندی نالوں کے پانی کے بخارات بن کر اڑتے رہنے سے پیدا ہوتی ہے۔ ہوا کی نمی بھی کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ ایک ماہر موسمیات کے لئے ہوا میں نمی کی مقدار بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اس کی مقدار معلوم کرنے کے لئے بھی ایک آلہ استعمال کیا جاتا ہے جسے نمی پیما یا ہائیگرو میٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(Hygrometer) کہتے ہیں۔

اگر ہوا میں نمی زیادہ ہو تو اس کا مطلب ہوگا کہ اس کے دباؤ میں بھی کمی آگئی ہے لہٰذا زیادہ دباؤ اور کم نمی والی ہوا کا مطلب ہوتا ہے کہ موسم صاف رہے گا۔ بخارات چونکہ ہوا کی نسبت ہلکے ہوتے ہیں اس لئے ہوا میں ان کی مقدار زیادہ ہو جانے سے ہوا کا دباؤ کم اور مقدار کم ہو جانے سے دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔

ہوا کی رطوبت کا بالکل صحیح حساب رکھنے کے لئے انسانی بالوں سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ انسانی بالوں میں قدرت نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ اگر ہوا میں نمی زیادہ ہو تو بال لمبے ہو جاتے ہیں اور اگر ہوا خشک ہو تو چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے ایک آلہ استعمال کیا جاتا ہے جسے بالدار نمی پیما (Hair Hygrometer) کہتے ہیں۔ اس آلے میں بالوں کا ایک گچھا ہوتا ہے ہوا کی نمی کی بیشی کے ساتھ ساتھ پھیلتا اور سکڑتا رہتا ہے۔ اس گچھے کا تعلق ایک پنسل اور کاغذ سے ہوتا ہے جو ہر چھوٹی بڑی تبدیلی کا مسلسل اندراج کرتے رہتے ہیں۔

بارش ناپنے کا طریقہ

آپ نے اخباروں میں اکثر یہ بھی پڑھا ہوگا کہ کل فلاں جگہ اتنے انچ بارش ہوئی۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ شہر کی سڑکوں پر اتنے انچ پانی کھڑا ہو گیا تھا بلکہ بارش ناپنے کا ایک خاص طریقہ ہوتا ہے۔ بارش ناپنے کے لئے بیلن نما ایک برتن سے کام لیا جاتا ہے۔ برتن کے اندر ایک بوتل کے منہ پر کیف رکھی ہوتی ہے۔ بارش کے وقت محکمہ موسمیات والے بیلن نما برتن کو کسی مناسب سی جگہ پر زمین سے چند فٹ اونچا رکھ دیتے ہیں تاکہ بارش کے پانی کے چھینٹے زمین پر سے اڑ اڑ کر اس میں نہ پڑتے رہیں اور حساب میں گڑبڑ نہ ہو جائے۔ بارش کا سارا پانی قیف کے راستے بوتل میں جاتا ہے۔ بارش ہو چکنے کے بعد شیشے کے ایک سلنڈر میں بوتل میں جمع شدہ پانی ڈال کر ناپ لیا جاتا ہے۔ سلنڈر پر انچوں کے نشانات لگے ہوتے ہیں۔ جتنے انچ پانی ہوگا اتنے انچ بارش ہوئی ہوگی۔ مراد یہ ہے کہ اگر زمین ہر جگہ ہموار ہوتی اور پانی زمین میں جذب نہ ہوتا تو ہر جگہ اتنے انچ پانی کھڑا ہو جاتا۔

اب ایک اور دلچسپ بات وہ یہ کہ حرارت دباؤ اور نمی وغیرہ تو ہم بڑی آسانی کے ساتھ ناپ لیتے ہیں لیکن محکمہ موسمیات والے بادلوں کا بھی حساب لگاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ بادلوں کو ناپنے والا آلہ تو اب تک کوئی ایجاد نہیں ہوا۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے ایک اور طریقہ وضع کر رکھا ہے۔ آسمان کو دیکھ کر یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ آسمان کے اگر دس برابر حصے ہوں تو ان میں سے کتنے حصوں پر اس وقت بادل ہیں۔ چنانچہ اگر مطلع بالکل صاف ہو تو صفر درجہ بادل ہوتا ہے۔ اگر دس میں سے دو حصوں پر بادل ہوں تو دو درجے بادل ہوتا ہے اور اگر سارے آسمان پر بادل گھرے ہوئے ہوں تو دس درجے بادل ہوتا ہے۔

پہلے محکمہ موسمیات والے صرف زمین پر ہی موسمی تبدیلیوں کا مطالعہ کرتے تھے لیکن اب کچھ عرصے سے انہوں نے فضا کی طرف بھی دھیان دینا شروع کر دیا ہے۔ اب چھوٹے چھوٹے راکٹ اور سیارے بھی چھوڑے جاتے ہیں ان کے ساتھ آلات ہوتے ہیں جو معلومات فراہم کرتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سید ظہور احمد شاہ

زراعت

جنتر کی فصل کی افادیت

جنتر ان پودوں میں سے ہے جو کرہ ہوائی سے نائٹروجن لے کر اپنی جڑوں میں محفوظ کر لیتا ہے دوسرے پودے جن میں یہ خاصیت پائی جاتی ہے وہ یہ ہیں۔ برسیم، شفتل، سینجی، لوسن، گوارا، اور پٹ سن، وغیرہ ان تمام فصلوں میں جنتر بھی شامل ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک دفعہ جنتر کی فصل لگانے سے کھیت میں تین من ایمونیم سلفیٹ کے برابر نائٹروجن جمع ہو جاتی ہے۔ جو اس کے بعد کاشت کی جانے والی فصلوں کے کام آتی ہے۔ جنتر کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ یہ فصل اگر کاٹی نہ جائے تو دس بارہ سال تک یہ پودا قائم رہتا ہے۔ اور اس طرح صرف ایک دفعہ ہی کاشت کرنے سے کھیت میں نائٹروجن کی مقدار بڑھتی چلی جاتی ہے اور دیگر یہ کہ ان پودوں کی نرم ٹہنیاں کاٹ کر دوسرے کھیتوں میں بطور سبز کھاد دبائی جا سکتی ہیں۔ جنتر کی پتیوں اور ٹہنیوں میں بھی کافی مقدار میں نائٹروجن پائی جاتی ہے۔ جنتر کو پھلدار پودوں کے ذخیروں اور نئے باغ کے چھوٹے پودوں کو گرمی اور کہر سے بچانے کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ذخیروں میں چھ چھ فٹ کے فاصلے پر جنتر کے پودے لگانے سے ننھے پودے سورج کی گرمی اور شدید سردی سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور اسی طرح کہر کے بداثرات سے بھی بچے رہتے ہیں۔ اسی طرح نیا باغ لگاتے وقت پھل دار پودوں اور خاص طور پر آم کے پودوں کے چھ سات فٹ فاصلہ میں جنتر کے پودے لگا دیئے جائیں تو یہ ان چھوٹے پودوں کو گرم موسم میں تیز گرم ہواؤں سے محفوظ رکھتے ہیں اور پھر سردی کے موسم میں اگر ان جنتر کے پودوں کی چوٹیاں اکٹھی کر کے باندھ دی جائیں تو پھل دار پودے کہر کے بداثرات سے بچے رہتے ہیں۔ جب پھل دار پودے تین چار سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان جنتر کے پودوں کو جڑ سے اکھاڑ دیا جاتا ہے۔

دھان کی فصل کے لئے جنتر کو بطور سبز کھاد بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جس سے دھان کی فصل میں پانچ چھ من فی ایکڑ کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ اگر وہ کھیت جو موسم سرما میں خالی پڑے ہوں ان میں مارچ میں جنتر کاشت کر دیا جائے تو ماہ جون تک جنتر کی فصل کا قد چار فٹ ہو جاتا ہے اس وقت پودے بہت نرم ہوتے ہیں اور ان کو آسانی سے مٹی پلٹنے والے ہل کے ذریعہ زیر زمین دبایا جا سکتا ہے دبانے کے بعد کھیت کو پانی دے دیں۔ پندرہ دن میں پودے گل سڑ جائیں گے اور اس کے بعد کھیت میں دھان کی کاشت کے لئے کدو کر لیا جائے تو دھان کی متوقع زائد پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔

جنتر کا پودا تھور اور سیم زدہ زمینوں کو دوبارہ قابل کاشت بنانے میں بھی مد ثابت ہوتا ہے یہ پودا تھور والی زمینوں سے زائد شور اپنے اندر جذب کر لیتا ہے اور اس طرح ایسی زمینیں آہستہ آہستہ قابل کاشت بن جاتی ہیں۔ لیکن جن کھیتوں میں تھور زیادہ ہو ان کو پہلے سال کافی پانی دے کر ان کا نقصان دہ مادہ پہلے خارج کر لینا ضروری ہے۔ اور اس کے بعد دوسرے سال جنتر کاشت کیا جا سکتا ہے۔ ایسی زمینوں میں جنتر کاشت کے بعد زیادہ پانی بھی نہیں لیتا۔ پہلا پانی اس وقت دیں جب پودے چار پانچ انچ اونچے ہو جائیں۔ اور اس کے بعد کبھی کبھی پانی دینا کافی ہوتا ہے۔

ناقص اور کمزور زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لئے جنتر کیمیا کا درجہ رکھتا ہے۔ تین چار سال ایسی زمینوں میں جنتر کاشت کرنے سے ان میں اتنی نائٹروجن جمع ہو جائے گی کہ اس کھیت میں دیگر فصلیں کاشت کی جا سکیں۔ ان تین چار سالوں میں جنتر کے کھیت سے نرم شاخیں کاٹ کر دوسرے کھیتوں میں بطور سبز کھاد استعمال کی جا سکتی ہیں۔ تین چار سال میں جنتر کے پودے کافی موٹے ہو جاتے ہیں اور اس طرح بطور ایندھن استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

جنتر کو ایندھن حاصل کرنے کے لئے بھی کاشت کیا جا سکتا ہے۔ ایک ایکڑ جنتر کی فصل سے ایک سال کے اندر قریباً دو سو من خشک ایندھن حاصل کیا جا سکتا ہے اور اس طرح جو گوبر جلانے سے بچ جائے گا اس کو بھی کھاد کے لئے بہتر طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی کھیت اس مقصد کے لئے نہ مل سکے تو جنتر کو بطور باڑھ کھیتوں کے اردگرد کاشت کیا جا سکتا ہے۔

جنتر کا بیج بھی اچھی قیمت پر فروخت ہوتا ہے اور اس کا بیج اکٹھا کر کے ہر سال فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ جنتر کے بیج سے ایک لیس دار مادہ یا "گم" (Gum) تیار ہوتی ہے جس کی دوسرے ملکوں میں بڑی مانگ ہے اس لئے اس بیج کو دوسرے ممالک میں برآمد بھی کیا جا سکتا ہے۔

زمیندار بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ جنتر کی افادیت پر غور کریں اور جہاں بھی انہیں ایسی کوئی جگہ خالی ملے اس میں جنتر کاشت کر کے یہ تمام فوائد حاصل کریں۔

مکرم عبدالمالک صاحب نمائندہ الفضل لاہور

فراخی رزق کا ایک ذریعہ

اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے سب سے اشرف مخلوق انسان کی ذات ہے اور انسانوں میں سے ایسے بھی انسان موجود رہے ہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا جن کا اپنے خالق سے زندہ تعلق ہوتا ہے اور وہ ان کی دعا سنتا ہے اور وہ اس کے کامل اطاعت کرنے والے بندے ہوتے ہیں۔ ایسے ہی انسانوں میں سے ایک حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کا وجود تھا جن کو خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کا رفیق بنایا اور دنیا کے لحاظ سے قانون کے میدان میں سب سے اعلیٰ عہدہ عطا فرمایا یعنی صدر عالمی عدالت جس کے بعد کوئی عہدہ نہیں ہے۔

مجھے ان سے شرف ملاقات 1967ء سے 1985ء تک رہا بڑے قریب سے ان کو دیکھا۔ خدا تعالیٰ نے بہت خوبیوں سے ان کو نوازا تھا۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی ان کی زندگی کا طرۂ امتیاز تھا کیا اپنے اور کیا بیگانے سب نے فیض پایا۔ خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے تھے بہت دعا کرنے والے تھے۔ وہ شخص عظیم ماں کا عظیم فرزند تھا۔ 1978ء میں مجھے سرکاری ملازمت سے فارغ کر دیا گیا۔ میں نے مکرم و محترم چوہدری صاحب سے مل کر ان کو سارا واقعہ سنایا اور دعا کی التجا کی فرمایا

"قرآن پاک کثرت سے پڑھا کرو خود دعا کرو۔ حضور کو دعا کے لئے باقاعدگی سے لکھو میں بھی دعا کروں گا۔"

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق دی اور حصول رزق کی کوشش کی۔ سرکاری ملازمت سے بہتر ملازمت مل گئی اور مالی فراخی سے خدا تعالیٰ نے بہت نوازا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت چوہدری صاحب کے ہمیشہ درجات بلند سے بلند فرمائے اور مجھے کثرت سے تلاوت قرآن کی ہمیشہ توفیق دے کثرت سے تلاوت قرآن پاک کے نتیجہ میں مشکلات یقیناً حل ہو جاتی ہیں یہ میرا ذاتی تجربہ ہے مگر نصیحت حضرت چوہدری صاحب کی تھی۔ اللہ سب کو توفیق دے۔ آمین

چشم بد کا علاج

ایک دیہاتی کا گدھا مر گیا۔ اس نے اس کا سر اپنے انگوروں کے باغ میں لٹکا دیا تاکہ انگور نظر بد سے محفوظ رہیں۔ ایک جہاندیدہ بوڑھا وہاں سے گزرا۔ اس نے ہنس کر کہا کہ اے بیٹے یہ گدھا زندگی میں تو اپنے سر اور کان کو ڈنڈوں سے نہ بچا سکا۔ مرنے کے بعد وہ بھلا تیرے باغ کو چشم بد سے کیا بچائے گا۔

چہ داند طبیب از کسے رنج برد
کہ بے چارہ خواہد خود از رنج مرد

وہ طبیب کسی کے مرض کا کیا علاج کرے گا جو خود مرض سے مرا جاتا ہے۔ (حکایات سعدی)

عطیہ خون
خدمت بھی عبادت بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

محترم ماسٹر منظور احمد صاحب انتقال کر گئے

○ افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ روزنامہ الفضل کے دیرینہ کارکن خوشنویس مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب مورخہ 10۔ نومبر 1999ء صبح 4 بجے اپنے گھر واقع دارالشکر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی عمر 58 برس تھی۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت المہدی میں مکرم صوبیدار (ر) صلاح الدین صاحب صدر حلقہ گولبازار نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کرائی۔

محترم ماسٹر صاحب جامعہ احمدیہ میں عربی ادب کے استاذ اور ماہر ہومیوپیتھ ڈاکٹر مکرم مقبول احمد صاحب کے والد تھے۔ نہایت درویش طبع، سادہ مزاج اور لگن اور محنت سے کام کرنے والے تھے۔ اچھا شعری ذوق رکھتے تھے۔ سالک تخلص کرتے تھے۔ لمبا عرصہ پرائمری ٹیچر کے طور پر پڑھاتے رہے۔ ان کے جاننے والے ان کا انتہائی احترام کرتے ہیں آپ نے اپنے پسماندگان میں اپنی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور 5 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی مغفرت کرے اور آپ کے درجات بلند فرمائے آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ گوجر خان ضلع راولپنڈی جو مکرم خواجہ حبیب اللہ صاحب صدر جماعت گوجر خان کی زوجہ محترمہ تھیں مورخہ 99-11-4 بوقت فجر پانچ بجے ڈیڑھ سال کی علالت کے بعد بعمر 70 سال وفات پا گئیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون مرحومہ کا جنازہ حضرت چھوٹی آپا کے ساتھ ہی بیت المبارک ربوہ میں پڑھا گیا اور موصیہ ہونے کے باعث بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ نے تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ نے اپنی ساری زندگی نہایت اخلاص اور خدمت یتامیٰ بیوگان اور غرباء میں گذاری عرصہ دس سال لجنہ اماء اللہ گوجر خان کی صدر رہیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

انصار اللہ مل کر اپنے ہاتھوں سے کر رہے ہوتے ہیں گھروں میں لجنات بھی بھرپور صفائی کی کوشش کرتی ہیں۔

نومبر شروع ہو چکا ہے اور ہر تنظیم اپنے اپنے دائرہ کار میں ماحول کی صفائی کے پروگرام بنا رہی ہے۔ جہاں یہ اجتماعی وقار عمل کے پروگرام بن رہے ہیں وہاں انفرادی طور پر بھی اہالیان ربوہ صفائی کی جگہوں کا تعین کر کے انفرادی وقار عمل کر رہے ہیں۔

وقار عمل کے ان پروگراموں میں مندرجہ ذیل امور کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔

ا۔ کوڑے کی تلفی کا مناسب بندوبست کیا جائے۔ بہتر ہو گا کہ کوڑا اگر کم مقدار میں ہے اور زیر زمین دفن کیا جانا ممکن ہے تو کسی مناسب جگہ پر دفن کر دیا جائے۔ اور اگر کوڑے کا بڑا ڈھیر ہے جو کہ ایک ٹرالی یا اس سے زائد ہے تو مکرم و محترم صدر صاحب عمومی کو اس کی اطلاع دی جائے۔

کوڑے کے بڑے ڈھیروں کی اطلاع سے قبل کوڑے کو اچھے طریق پر ایک جگہ جمع کر لیا جائے تاکہ اٹھانے میں آسانی رہے۔

اا۔ جھاڑیوں، شاپروں اور دیگر جل سکنے والے کوڑے کو جمع کر کے آگ لگا دی جائے۔ لیکن آگ لگانے کی جگہ ایسی ہو جہاں پر کسی پودے یا درخت کو نقصان پہنچنے کا امکان نہ ہو۔

خاص طور پر شاپروں کو تو ضرور جلا کر ختم کر دینا چاہئے کیونکہ اس کے علاوہ شاپروں کو تلف کرنے کا کوئی اور اتنا موثر ذریعہ نہیں ہے۔

ااا۔ راستوں کی صفائی کرتے وقت خیال رہے کہ گھروں کا گندا پانی باہر گلی یا سڑک پر نکل کر گزرنے والوں کے لئے تکلیف کا باعث نہ بنے۔ بعض جگہوں پر ایسی کوئی صورت نہیں بنتی کہ گھر کے پانی کو باہر کیسے نکالا جائے کیونکہ باہر کوئی پختہ نالی موجود نہیں۔ جہاں کہیں ایسی صورت ہو وہاں بہتر اور مناسب طریق یہی ہے کہ اپنے گھر کے پاس کسی ایسی جگہ جہاں کسی کو تکلیف نہ پہنچ سکے زمین میں ایک چھوٹا سا گڑھا بنا لیا جائے اور نالی کا پانی اس میں چھوڑ دیں جب گڑھا بھر جائے تو کسی ڈبے کے ساتھ یہ پانی ارد گرد راستے پر چھڑکاؤ کر دیں اس طرح گرد بھی بیٹھ جائے گی اور پانی بھی راستہ کو خراب نہیں کرے گا۔

IV۔ باہر گلیوں یا راستوں پر سبزہ کے لئے جو پودے یا درخت لگائے گئے ہیں ان کی مناسب انداز سے شاخ تراشی ہونا ضروری ہے جو شاخیں نیچی ہوں اور گزرنے والوں کے لئے تکلیف دہ ہوں ان کو مناسب طریق پر کاٹ دینا چاہئے۔ اس طرح پودے خوبصورت بھی لگیں گے اور جگہ بھی صاف ستھری ہو گی۔

V۔ گھروں کے باہر جہاں سڑکیں، گلیاں پختہ نہیں ہیں وہاں اگر ممکن ہو تو ہر گھر یا جن کے پاس پانی موجود ہو گلی میں چھڑکاؤ کر دیں تو مٹی بیٹھ جائے گی اور گرد نہیں اڑے گی۔ دو چار دن کے بعد بھی چھڑکاؤ ہوتا رہے تو گرد سے کافی بچت رہے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے شہر کو صاف ستھرا بنانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

(تزئین ربوہ کمیٹی)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

چیچن پناہ گزینوں کی حالت نازک ہو گئی

شدید برفباری اور سردی کی وجہ سے چیچن پناہ گزینوں کی حالت نازک ہو گئی۔ کوہ قاف پر شدید برفباری شروع ہو چکی ہے۔ چیچنیا اور انگشتیا کی سرحد پر پھنسے پناہ گزین سرد موسم کا شکار ہونے لگے یہاں پر سردی سے بچاؤ کا کوئی انتظام نہیں۔ وسیع پیمانے پر ہلاکتوں کا خدشہ ہے۔ روس نے امریکہ اور یورپ کی جانب سے جنگ بندی کے دباؤ کو مسترد کرتے ہوئے جنگ کو دوبارہ داخلی معاملہ قرار دے دیا۔ برفباری کے باوجود چیچنیا کے شہریوں پر روسی فوج کی وحشیانہ گولہ باری جاری ہے۔

کیوبا اور ایران پر پابندیوں کی مخالفت

یورپی ممالک نے کیوبا اور ایران پر امریکہ پابندیوں کی مخالفت کر دی ہے۔ ایران اور کیوبا پر پابندیوں کے حوالے سے امریکی پوزیشن جاننے کے باوجود یورپی ملکوں کا کہنا ہے کہ یہ بات پابندیاں جاری رکھنے کا جواز نہیں بن سکتی۔ یورپ اور امریکہ میں سنجیدہ اختلافات ہیں۔

کیوبا سے پابندیاں اٹھائی جائیں

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کیوبا سے امریکی پابندیاں اٹھانے کی قرارداد منظور کر لی ہے۔ یہ قرارداد 2 کے مقابلے میں 155 ووٹوں سے منظور کی گئی۔ 8 ملکوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ کیوبا پر یہ پابندیاں 40 سال سے عائد ہیں۔

دیوار برلن کے انہدام کی 10ویں سالگرہ

جرمنی میں دیوار برلن کے انہدام کی 10ویں سالگرہ کا جشن منایا گیا سوویت یونین کے سابق صدر گورباچوف، امریکہ کے سابق صدر جارج بش اور جرمنی کے سابق چانسلر ہیلمٹ کوہل سمیت متعدد عالمی لیڈروں نے تقریبات میں شرکت کی۔ یہ تینوں افراد دیوار برلن گرائے جانے کے وقت اپنے اپنے ملکوں کے سربراہ تھے۔ سابق نومینز لینڈ پر برلن کے شہریوں کے اعزاز میں ضیافت کا اہتمام بھی کیا گیا۔ جشن کے موقعہ پر یورپ کے کئی ملکوں کے میوزک گروپ بھی جرمنی آئے ہوئے ہیں اور اپنے فن کی نمائش کر رہے ہیں۔

ملائیشیا کی قومی اسمبلی

ملائیشیا کی قومی اسمبلی توڑ کر ملک میں عام انتخابات کرانے کا اعلان کر دیا گیا ہے تاہم ابھی نئے انتخابات کی تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا۔ تاہم عام انتخابات اگلے سال کے وسط تک متوقع ہیں۔ یہ فیصلہ ملائیشیا کے وزیراعظم مہاتیر محمد نے ملائیشیا کے بادشاہ ازلان شاہ سے ملاقات کے بعد کیا۔

آچے میں ریفرنڈم

انڈونیشیا کے صدر عبدالرحمان واحد نے کہا ہے کہ آچے میں ریفرنڈم کروا دیا گیا تو اس کے نتائج کو تسلیم کریں گے۔ عبدالرحمان واحد ہنگاموں کی وجہ سے غیر ملکی دورہ مختصر کر کے وطن واپس پہنچ گئے۔

چین کے میزائل پروگرام پر 10۔ ارب ڈالر

امریکہ نے چین کو جواب دیتے ہوئے اپنے بیلسٹک میزائل پروگرام پر دس ارب ڈالر خرچ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ چین کے جرنیل ژینگ نے کہا ہے کہ امریکہ اور اسکے اتحادیوں کی طرف سے اچانک حملے کی صورت میں موثر جواب دینے کے لئے اس قسم کی تیاری ضروری ہے۔

ہیلری اسرائیل پہنچ گئیں

یہودیوں کی حمایت حاصل کرنے کیلئے صدر امریکہ بل کلنٹن کی اہلیہ ہیلری اسرائیل پہنچ گئی ہیں۔ وہ نیویارک سے سینٹ کا انتخاب لڑ رہی ہیں۔

میکسیکو کا مسافر بردار طیارہ تباہ

میکسیکو کا مسافر بردار طیارہ گر کر تباہ ہو گیا ہے جس سے 20۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ طیارہ میکسیکو کے وسطی علاقے میں پرواز کرنے کے فوراً بعد گر گیا۔ حادثے کی وجوہات معلوم نہیں ہو سکیں۔ ملبے کی تلاش کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

میلاسوچ کے خلاف مظاہرے

یوگوسلاویہ کے دارالحکومت بلغراد میں صدر میلاسوچ کے خلاف مظاہروں میں پولیس کے ساتھ جھڑپوں کے نتیجے میں 150۔ افراد زخمی ہو گئے۔ مظاہرین میلاسوچ کے استعفے اور ملک میں جلد انتخابات کا مطالبہ کر رہے تھے۔

اپوزیشن کی ہڑتال ختم

بنگلہ دیش میں اپوزیشن کی ہڑتال ختم ہو گئی ہے اور زندگی معمول پر آ گئی ہے۔

اسرائیل اور فلسطین حتمی مذاکرات

اسرائیل اور فلسطین کے درمیان حتمی امن سمجھوتے کے لئے فیصلہ کن مذاکرات کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ ان مذاکرات میں دونوں ملکوں کے درمیان حتمی اور مستقل امن قائم ہو جائے گا۔ یاسر عرفات نے پیرس میں کہا ہے کہ دیرپا امن کیلئے اسرائیل تمام مقبوضہ علاقے غیر مشروط طور پر خالی کر دے۔ مذاکرات سے قبل اسرائیل نے غرب اردن میں فلسطینی کیمپ سیل کر دیا۔ یہ کیمپ قیام امن تک بند رہے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 11 نومبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ
جمعہ 12۔نومبر۔ غروب آفتاب۔ 5-13
ہفتہ 13۔نومبر۔ طلوع فجر۔ 5-08
ہفتہ 13۔نومبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-32

فوجی مانیٹرنگ سسٹم متعارف کرایا جائے گا

باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ چیف ایگزیکٹو کے احکامات پر عمل درآمد کے لئے فوج کے جنرل ہیڈ کوارٹرز میں ایک مانیٹرنگ سسٹم تیار کر لیا گیا ہے۔ جس کے تحت کور' ڈویژن اور بریگیڈز کی سطح پر فوجی مانیٹرنگ ٹیموں کی تشکیل اس ہفتے کے آخر تک کر دی جائے گی۔ اس سسٹم کے تحت قومی دولت لوٹنے والے سیاستدانوں' بیوروکریٹس' معطل ارکان پارلیمنٹ کے اثاثوں کی چھان بین میجر کے عہدے کے افسر کریں گے جن کی رپورٹیں بریگیڈ' ڈویژن' کور کی سطح سے گذرتی ہوئی جنرل ہیڈ کوارٹرز تک پہنچیں گی۔ جن کے خلاف ثبوت مل جائیں ان پر سرسری سماعت کی عدالتوں میں مقدمے چلیں گے۔ ایک ماہ میں فیصلہ ہو گا۔ صرف ایک اپیل ہو گی۔

جی ایچ کیو میں پانچ گھنٹوں کا غیر معمولی اجلاس

پاک آرمی کے جنرل ہیڈ کوارٹرز میں پانچ گھنٹے تک ایک غیر معمولی اجلاس ہوا جس میں سلامتی کونسل اور کابینہ کے اراکین کے علاوہ چاروں صوبوں کے گورنرز اور چیف ایگزیکٹو کے چیف آف سٹاف میجر جنرل انیس باجوہ' چیف ایگزیکٹو کے پرنسپل سیکرٹری نے شرکت کی۔ ملکی صورت حال پر تفصیل سے غور کیا گیا اور اہم فیصلے کئے گئے۔

اجلاس کے فیصلے

اجلاس کے بعد میجر جنرل شاہد عزیز اور بریگیڈئر راشد قریشی نے صحافیوں کو بریفنگ دی اور بتایا کہ ملکی نظام اور امور مملکت کی نگرانی کیلئے موثر رابطہ نظام قائم کر دیا گیا ہے۔ جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ موجودہ پیچیدہ مسائل کا حل فوجی اور سول نظام سے ہی ممکن ہے۔ نادہندگان اور کرپٹ افراد کو پکڑنے کیلئے سخت قوانین بنائے جا رہے ہیں۔ سرکاری فنڈز خرد برد کرنے اور سرکاری عہدوں کا غلط استعمال کرنے والے افراد بھی قوانین کی زد میں آجائیں گے۔

مانیٹرنگ ٹیمیں

15۔نومبر سے ملک بھر میں آزاد کشمیر اور شمالی علاقوں میں ضلع کی سطح پر مانیٹرنگ ٹیمیں کام شروع کر دیں گی یہ ٹیمیں حکومتی و انتظامی کارکردگی پر موثر چیک اینڈ بیلنس رکھیں گی۔ انچارج لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے کے افسر ہونگے۔

مسلم لیگ نے سپریم کورٹ جانے کا فیصلہ کر لیا

آئین پارلیمنٹ اور حکومت کی بحالی کے لئے مسلم لیگ نے سپریم کورٹ میں جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ راجہ ظفر الحق کی زیر صدارت اجلاس میں 5 فیصلے کئے گئے۔ جسکے مطابق نظر بند رہنماؤں کی رہائی کیلئے اعلیٰ عدالتوں سے رجوع کیا جائے گا۔ ان فیصلوں کے مطابق 16۔نومبر کو اسلام آباد میں معطل سینٹ اور قومی اسمبلی کا مشترکہ اجلاس ہو گا۔ اجلاس میں عالمی سطح پر دولت مشترکہ یورپی یونین اور عالمی پریس کی بحالی جمہوریت کی کوششوں کو سراہا گیا۔ ملک میں زرعی اجناس کی گرتی ہوئی قیمتوں اور اس سے پیدا شدہ مالی بحران پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ راجہ ظفر الحق نے کہا کہ آئین توڑنے کی سزا سب کو معلوم ہے۔ سپریم کورٹ جو فیصلہ کرے گی قبول ہو گا۔

دنیا جمہوریت کی طرف ہم آمریت کی طرف

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ دنیا جمہوریت کی طرف جا رہی ہے اور ہم آمریت کی طرف جا رہے ہیں ملک دوراہے پر کھڑا ہے اسے سیاسی و اقتصادی مشکلات کا سامنا ہے جمہوری نظام ہی اسے ترقی و خوشحالی کی شاہراہ پر گامزن کر سکتا ہے۔ نئی حکومت کے مثبت کردار سے ہمیں اعتماد ملا ہے کہ وہ جلد پاکستان میں بحالی جمہوریت کے ٹائم ٹیبل کا اعلان کر دیں گے سابق وزیر اعظم نے یہ باتیں کینیڈا میں ایک خطاب میں کہیں۔

زمینیں بیچنا شروع کردیں

کپاس کی قیمتوں کے بحران اور زرعی قرضوں کی واپسی کے دباؤ کے نتیجے میں کاشتکاروں نے زمینیں بیچنا شروع کر دی ہیں۔ پھٹی کا نرخ 400 سے 500 روپے کے درمیان ہونے کی وجہ سے غلہ منڈی وہاڑی میں 5 کروڑ سے زائد مالیت کی گانٹھیں پڑی ہوئی ہیں۔ خریدار کوئی نہیں۔ وہاڑی میں زمین کا نرخ 3 لاکھ سے گر کر 80 ہزار روپے فی ایکڑ تک پہنچ گیا ہے۔ کاشتکاروں نے کہا ہے کہ نواز حکومت ہوتی تو ہم کپاس 825 روپے فی 40 کلوگرام بیچ لیتے۔

خدمت کمیٹیاں غیر قانونی

ہائی کورٹ نے نواز دور میں قائم شدہ خدمت کمیٹیوں کو غیر قانونی قرار دے دیا ہے قانونی سہارے کے بغیر کوئی بھی انتظامی حکم جاری نہیں کیا جا سکتا۔ جن کاموں کیلئے خدمت کمیٹیاں قائم کی گئی تھیں ان کے لئے بلدیاتی ادارے موجود تھے۔

احتساب ایکٹ جائز

سپریم کورٹ کے چھ رکنی بنچ نے سابق حکومت کے نافذ کردہ احتساب ایکٹ کو جائز' تمام تقرریوں کو قانونی قرار دیا ہے اور تمام مقدمات جاری رکھنے کا حکم دیا ہے۔

نواز شریف کو بچانا متفقہ فیصلہ ہے

مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل سرانجام خان نے کہا ہے کہ مسلم لیگ متحد ہے اور نواز شریف کو بچانا متفقہ فیصلہ ہے۔ نواز شریف کو پارٹی کی صدارت سے ہٹانے کی ہر سطح پر مخالفت کی جائے گی راجہ ظفر الحق نے کہا کہ مسلم لیگ وہیں ہے جہاں 12۔اکتوبر کو تھی۔ تقسیم کی باتیں خوفزدہ لوگ کر رہے ہیں۔

دولت مشترکہ سے اخراج نہیں ہو گا

جنوبی افریقہ کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان کی جمہوریت کی طرف پیش قدمی کے واضح آثار دکھائی دیتے ہیں اس لئے اسے دولت مشترکہ سے خارج نہیں کیا جائے گا۔

باغ سیکٹر میں بھارتی حملہ پسپا

پاک فوج نے باغ سیکٹر میں بھارتی حملہ پسپا کر دیا۔ بھارتی حملہ آور دستے میں 200 فوجی شامل تھے۔ پاک فوج کی جوابی کارروائی سے دشمن کا بھاری جانی و مالی نقصان ہوا۔ آئی ایس پی آر کے ترجمان نے بتایا کہ آخری خبریں آنے تک لڑائی جاری تھی۔ بھارت نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان کا حملہ ناکام بنا دیا گیا ہے پاکستان کے 17۔فوجی شہید ہونے کا دعویٰ بھی کیا گیا ہے۔

میاں اظہر کے گھر اجتماع

ناراض مسلم لیگی رہنما میاں اظہر کے گھر پر 66۔ معطل ارکان اسمبلی کا اجتماع ہوا۔ شرکاء نے منصفانہ اور کڑے احتساب کا مطالبہ کیا اس اجتماع میں نواز شریف کی رہائی کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔

امریکی حمایت محسوس ہو رہی ہے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ امریکی حمایت محسوس ہو رہی ہے۔ ترکی کے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ معزول وزیر اعظم نواز شریف کے خلاف تحقیقات ہو رہی ہے ان کا مستقبل "تابناک" ہے۔ پاکستان میں حالیہ تبدیلی کے بارے میں امریکی موقف قابل تعریف ہے۔

90 فیصد سیاستدان نااہل ہونگے

باوثوق ذرائع نے بتایا ہے کہ احتساب 1947ء سے ہو گا دو ہزار سے زائد کرپٹ سیاستدانوں' سرمایہ داروں' جاگیرداروں اور بیوروکریٹس کی لوٹ مار کا سراغ لگا لیا گیا ہے۔

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے' ہومیوڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

فروخت ملبہ
مکان ملکیتی قریشی عبدالوحید صاحب (مرحوم) واقع گولبازار ربوہ جواب میرے نام منتقل ہو چکا ہے کا ملبہ برائے فروخت ہے۔ خواہش مند حضرات ناصر احمد بجوکہ۔ احمدیہ ماڈرن سٹور گولبازار ربوہ سے رابطہ فرمائیں۔
المشتہر۔ امتہ المومن پاشا بیوہ عطاء الرحمان

"ضرورت ہے" آفس ورک کیلئے۔ تعلیم کم از کم میٹرک۔ عمر 25 تا 35 سال
پتہ برائے رابطہ : میاں بھائی پٹہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین
جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور 7932514-7932515-7932516

خوشخبری
وول۔ کاٹن۔ سلک۔ لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی۔
ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے۔
پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولپیا کارپٹ۔
سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں۔
اب آپ فیصل آباد ریٹ پر ہول سیل کپڑا بھی خرید سکتے ہیں۔
ناصر نایاب
کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 - ربوہ فون 434

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61